مولای صل وسلم دائما ابدا　　　علی حبیبک خیر الخلق کلهم

درسِ حدیث

استاذ العلماء شیخ الحدیث حضرت مولانا سید حامد میاں رحمہ اللہ کے زیرِ اہتمام ہر اتوار کو نمازِ مغرب کے بعد جامعہ مدنیہ میں "مجلسِ ذکر" منعقد ہوتی تھی۔ ذکر سے فارغ ہو کر حضرت رحمہ اللہ حدیث شریف کا درس بھی دیا کرتے تھے۔ ذکر و بیان کی یہ مبارک اور رُوح پرور محفل کس قدر جاذب و پُرکشش ہوتی تھی الفاظ اس کی تعبیر سے قاصر ہیں۔

محترم الحاج محمود احمد عارف رح کی خواہش و فرمائش پر عزیز بھائی شاہد صاحب سلمہٗ نے حضرت شیخ الحدیث قدس سرہٗ کے بہت سے دروس ٹیپ ریکارڈر کے ذریعہ محفوظ کر لیے تھے اور پھر دروس والی تمام کیسٹیں انہوں نے مولانا سید محمود میاں صاحب کو عطا کر دیں۔

ہماری دُعا ہے کہ جن کی مہربانی، توجہ اور سعی سے یہ انمول علمی جواہر ریزے ہمارے ہاتھ لگے، حق تعالیٰ اُن سب کو بیش از بیش اَجر سے نوازے۔ ہم انشاء اللہ تعالیٰ یہ قیمتی لؤلؤ لالا "انوارِ مدینہ" کے ذریعہ حضرت رحمہ اللہ کے مریدین و احباب تک قسط وار پہنچاتے رہیں گے۔

واضح رہے کہ حضرت کے خلفِ اکبر اور جانشین حضرت مولانا سید رشید میاں صاحب کے زیرِ اہتمام ذکر و درس کا یہ سلسلہ بفضلہٖ تعالیٰ اَب بھی جاری ہے۔

ہنوز آں ابرِ رحمت درفشاں است　　　خم و خمخانہ با مہر و نشان است

کیسٹ نمبر ۴ سائڈ بی ۱۶ ر اکتوبر ۱۹۸۱ء

الحمد للہ رب العٰلمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ خیر خلقہ سیدنا و مولانا محمد وآلہٖ واصحابہٖ اجمعین

اما بعد ! عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بینا انا نائم اوتیت بخزائن الارض فوضع فی کفی سواران من ذھب فکبرا علیّ فاوحی الی ان انفخھما فنفختھما فذھبا فاولتھما الکذابین اللذین انا بینھما صاحب صنعاء وصاحب الیمامۃ[1]

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (ایک دن) مَیں سو رہا تھا کہ (خواب میں) زمین کے خزانے میرے سامنے لائے گئے۔ پھر میرے ہاتھ پر سونے کے دو کنگن رکھے گئے جو مجھ پر گراں گزرے، (خواب ہی میں) مجھ پر وحی کی گئی کہ ان دونوں پر پھونک ماریئے، چنانچہ مَیں نے پھونک ماری تو وہ دونوں کنگن اڑ گئے، مَیں نے

---

[1] مشکوٰۃ ص ۳۹۵

ان دونوں کنگنوں سے ان دونوں جھوٹوں کے بارے میں تعبیر لی (باعتبار مسکن اور علاقے کے) جن کے درمیان میں ہوں یعنی ایک تو یمامہ والا (مسیلمہ کذّاب) دوسرا صنعاء والا (اسود عنسی)

ایک دفعہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے خواب میں دیکھا کہ میرے پاس زمین کے خزانے لائے گئے اور میرے ہاتھ میں دو کنگن سونے کے رکھے گئے، یہ دو کنگن سونے کے جو تھے میری طبیعت پر بار گزرے۔ فَاُوْحِیَ اِلَیَّ اَنِ انْفُخْھُمَا فَنَفَخْتُھُمَا وحی فرمائی گئی مجھ پر کہ ان پر پھونک مارو فَنَفَخْتُھُمَا میں نے پھونک ماری فَذَھَبَا یہ جاتے رہے (یعنی وہ دونوں کنگن) جو نظر آرہے تھے وہ غائب ہوگئے۔ فَاَوَّلْتُھُمَا الْکَذَّابَیْنِ الَّذَیْنِ اَنَا بَیْنَھُمَا ان کی تعبیر میں نے یہ نکالی کہ یہ دونوں جھوٹے مراد ہیں جن کے درمیان میں ہوں۔ ایک "صاحب صنعا" یمن کا اسود عنسی اور ایک "صاحب یمامہ" صاحب یمامہ مسیلمہ کذّاب تھا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں بعض لوگوں نے یہ سوچا کہ یہ نبوّت کا دعوی جو ہے یہ بھی اچھا کاروبار ہے۔ لوگ عقیدت مند ہوجاتے ہیں اور قبضہ جیسے تسلیم کر لیتے ہیں، حکومت ہوجاتی ہے۔ جو کہا جائے وہ پورا ہوتا ہے اور یہ ایک طرح کی حکومت ہے جو بڑی آسانی سے حاصل ہو سکتی ہے، تو کچھ لوگوں نے اس قسم کے دعوے شروع کر دیئے اور دعووں میں یہ ضروری ہوتا ہے کہ کوئی خبریں دی جائیں کہ یہ ہونے والا ہے۔ یوں ہوگا، یہ ہوگا، وہ ہوگا، تو اس سے لوگ عقیدت مند ہوجاتے ہیں کہ ہاں یہ خوب کہتے ہیں صحیح کہتے ہیں۔ جب ایک بات صحیح نکلے گی تو پھر وہ کہے گا کہ سب باتیں صحیح ہوں گی ان کی۔

تو یہ دو آدمی تھے۔ ان دونوں کا تعلّق اس طرح جنّات سے تھا۔ کاہن تھے۔ اس زمانے میں کہانت کا رواج تھا۔ حدیث شریف میں آتا ہے کہ کوئی قبیلہ ایسا نہیں تھا جہاں کاہن موجود نہ ہو۔ بہت زیادہ رواج تھا اس کا، جنّات سے کچھ تعلّق کر لیتے تھے کاہن عملیات کے ذریعے وہ خبریں دیتے رہتے تھے اور یہ لوگوں کو بتلاتے رہتے تھے، یہ لوگ کاہن کہلاتے تھے۔

اسی طرح جادو بھی کرنے لگتے ہیں جنات ان کو بتلاتے ہیں طریقے اُن پر وہ چلتے ہیں تو جادو ہوجاتا ہے۔

یہ مسیلمہ کذّاب بھی ایسی ہی چیز تھی۔ اس کا بھی جنات سے تھا تعلّق اور کاہن تھا یہ بھی

کرتا تھا باتیں۔

ایک عورت نے بھی دعویٰ کر دیا تھا سَجَّاحْ اس کا نام تھا، اور ایک اَسْوَدِ عَنْسِیْ تھا۔ یہ دونوں کے دونوں ذرا ـــ اس بنا پر سخت تھے کہ ان کے قبیلے ان کے ساتھ تھے۔ ان کے قبیلوں نے ان کا ساتھ دیا تھا۔ اس بنا پر یہ گویا بڑے بڑے دعویداروں میں سے ہوئے۔

مسیلمۂ کذاب تو اتنا طاقت ور تھا کہ وہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کے پاس حاضر بھی ہوا اور اس نے مطالبات رکھے کہ یہ کریں اور یہ کریں۔ زمین آدھی میری ہوگی اور آدھی آپ کی ہوگی۔ حکومت آدھی پر میری ہو اور آدھی پہ آپ کی ہو۔ یعنی اس کو بڑا اپنی طاقت پر اور لوگوں کی پیروی کی وجہ سے کثرت پر ایک ناز اور گھمنڈ ہو گیا تھا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں ارشاد فرمایا کہ اِنَّ الْاَرْضَ لِلّٰہِ یُوْرِثُھَا مَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِہٖ زمین تو اللہ کی ہے اور اللہ جسے چاہے دے اسے کوئی روک نہیں سکتا، کوئی کام بھی نہیں آتا اس کے مقابلے میں۔ ساری کوششیں اور طاقتیں سب ایسے ہو جاتی ہیں جیسے کہ مفلوج ہو گئیں، تو اس میں آپ نے یہ فرمایا کہ زمین پر قبضے کی بات نہیں زمین تو اللہ کی ہے۔ حکومت کی ہمیں طلب نہیں ہدایت کی طلب ہے اور جہاں تک مسلمان پھیل چکے ہیں اسلام آچکا ہے، وہاں تک تو ہے، (ابھی) اور بڑھے گا یہ (کام) اور اس خیال سے جس خیال پر تم ہو اگر اس خیال سے تم مجھ سے یہ چھڑی مانگو (دستِ مبارک میں چھڑی تھی، تو فرمایا کہ) یہ چھڑی بھی میں نہیں دوں گا۔ تمہیں اس طرح تو میں کچھ بھی نہیں دوں گا اور ھٰذَا ثَابِتٌ یُجِیْبُکَ عَنِّیْ یہ ثابت بن قیس بن شماّس ـــ صحابی تھے۔ اور بہت فصیح اللسان تھے۔ بہت عمدہ بیان کرتے تھے۔ آواز بھی ان کی بڑی تیز تھی۔ آواز مجمع تک پہنچ جاتی سب تک، تو یہ ثابت ہیں یہ میری طرف سے جواب دیں گے تمہیں،

اور یہ بھی فرمایا کہ میرا خیال ہے کہ جو میں نے خواب میں دیکھا ہے وہ تم ہی ہو ایک اُن میں سے، تو مسیلمہ کذّاب جو تھا یہ یہاں سے چلا گیا اور بعد میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے زمانے میں مقابلہ ہوا یمامہ میں اور صحابۂ کرام شہید بھی ہوئے۔ بہت نقصان ہوا صحابہ کرام کا بھی، کیونکہ واقعی طاقت ور تھا یہ، لیکن یہ بھی مارا گیا، فتنہ ختم ہو گیا۔ (ایک) اسود عنسی تھا۔ یہ صنعاء یعنی یمن کا دار الخلافہ جواب بھی صنعا کہلاتا ہے اس طرف کا رہنے والا تھا۔ اس نے دعویٰ کیا۔ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے جو وہاں حاکم تھے ان کو شہید کیا۔ ان کی بیوی سے شادی کر لی جبراً، بہت کچھ آگے بڑھا ــــ لیکن اس کا بھی اسی طرح سے ہوا۔ خدا کی قدرت ایک شخص نے اسے مار دیا پس اس نے تاک لگائی پھر چھوٹا سا گروپ بنایا یعنی گوریلا طرز پر وہ گیا اور اس نے اس کو مار دیا پھر وہاں جو دوسرے مسلمان تھے انہوں نے غلبہ کر لیا اور یہ (یعنی اسود عنسی) اور اس کی ساری طاقت اور سارے پیروکار سب بدل گئے، ختم ہو گئے۔

تو اس میں یہ سبق ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عملاً یہ بتلایا ہے کہ میرے بعد کوئی نبی آنے والا نہیں اور جو بھی یہ دعویٰ کرے وہ جھوٹا ہے، وہ کذّاب ہے۔ آپؐ نے عملاً یہ بتلایا، اور واقعات میں گویا ثابت ہو گیا یہ کہ وہ جھوٹے تھے ختم ہو گئے۔ جیسے رسولِ کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خواب دیکھا ویسے ہی ہوا اور خواب کا دُوسرا حصّہ تھا وہ یہ کہ "خزائنِ ارض" زمین کے خزانے لائے گئے۔ زمین کے خزانے یعنی فتوحات وہ اسلام کو، مسلمانوں کو اتنی زیادہ حاصل ہوئیں کہ ان کے عروج کے زمانے میں دو طاقتیں دنیا میں نہیں تھیں۔ دنیا میں فقط ایک ہی طاقت رہ گئی، اس اعتبار سے بے مثال عروج کہلائے گا۔

مثال کے طور پر اکثر و بیشتر دنیا میں دو طاقتیں رہتی ہیں۔ تین بھی ہو سکتی ہیں۔ ایک ہی طاقت ساری دنیا پر غالب ہو یہ نہیں ہوتا۔ آج بھی دیکھ لیں دو طاقتیں موجود ہیں۔ روس موجود ہے، امریکہ موجود ہے یہ گویا سپر طاقتیں کہلاتی ہیں۔ باقی جو ہیں وہ ان سے چھوٹی ہیں سب اور ان (طاقتوں) میں سے کسی نہ کسی سے کوئی نہ کوئی ربط اُن (چھوٹی طاقتوں) کا ہے۔ کسی دو میں سے ایک گروپ کے وہ ساتھ ہیں۔

اس زمانے میں بھی یہی تھا اسلام سے پہلے، ایک تھے رومی اور ایک تھے ایرانی ــــ یہ دو طاقتیں تھیں بہت بڑی۔ اور اسلام جب بڑھا ہے تو یہ دونوں (طاقتیں) فنا ہو گئیں۔ نہ رومی رہی اور نہ ایرانی رہی۔ یہ دونوں ختم ہو گئیں اور پھر صرف اسلام اور مسلمان ہی پوری دنیا میں ایک طاقت بن کر رہے، تو مفاتیحِ خزائنِ ارض جو ہیں یعنی پوری زمین کے خزانے اس کا مطلب یہی ہے کہ فقط مسلمانوں کی حکومت اور ان کا غلبہ بے حساب حاصل ہو گا۔ یہاں تک، اسی طرح ہوتا چلا گیا چین کے علاقے تک ایسے ہی ہوتا چلا گیا۔ ادھر بھی یورپ میں اسی طرح ہوا۔ جہاں مسلمان نہیں بھی پہنچے تھے ان لوگوں نے سکّے اپنے اسلامی بنا لیے، تو یہ بھی صحیح ہے حصہ وہ بھی صحیح حصہ کہ واقعتاً

باقی ص ۲۶ پر

کیا گیا ہے اس کے خون کا بدلہ دیا جائے۔ ابنِ زیاد جب اس مظاہرہ سے پریشان ہوا تو:

شریح قاضی را گفت برو ہانی را ببیں و مردم را خبر دہ کہ او زندہ است چوں شریح بنزد ہانی رفت دید کہ خون از روئے ہانی جاری ست و می گوید کہ کجایند خویشان و یاوران من اگر دہ نفر از ایشاں بقصر در آیند مرا از شر ایں ملعون نجات می دہند۔ پس شریح بیرون آمد و صدا زد از بالائے قصر کہ ہانی زندہ است و آسیبے باو نرسیدہ است۔ چوں اہل قبیلہ او شنیدند کہ او زندہ است پراگندہ شدند۔

(ابن زیاد نے) قاضی شریحؒ سے کہا باہر جاؤ اور ہانی کو دیکھو اور لوگوں کو اطلاع کر دو کہ وہ زندہ ہے، جب قاضی شریح ہانی کے پاس گئے دیکھا کہ خون ہانی کے چہرہ سے جاری ہے اور ہانی کہہ رہے ہیں کہ کہاں ہیں میرے عزیز دوست۔ اگر ان میں سے دس آدمی بھی محل میں آجائیں تو مجھے اس ملعون کے شر سے نجات دے سکتے ہیں۔ قاضی شریحؒ باہر آئے اور محل کے بالاخانہ سے آواز دی کہ ہانی زندہ ہیں اور انہیں کوئی تکلیف نہیں پہنچی ہے۔ جب ان کے قبیلہ نے یہ سنا کہ ہانی تو زندہ ہیں تو (مظاہرین) وہاں سے منتشر ہو گئے۔

(جلاء العیون صہ ۳۶۳ مطبوعہ ایران)

قاضی شریحؒ کا اس سے زیادہ تذکرہ ملا باقر مجلسی کی کتاب میں نہیں ملتا۔ ہم اپنی معروضات کو یہیں پر ختم کرتے ہوئے اہلِ انصاف سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ کسی بھی ہستی کے بارے میں کسی قسم کے ریمارکس دینے سے پہلے سوچ لیا کریں کہ اس سے دوسرے کی دل آزاری تو نہیں ہو گی۔ کیونکہ اس سے اختلاف کی خلیج ختم ہونے کے بجائے بڑھتی ہے۔

وَمَا علینا الا البلاغ المبین

بقیہ : درسِ حدیث

وہ مارے گئے اور ختم ہو گئے۔ اور رسولِ کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے بتلا دیا کہ ایسی صورت ہے، میرے بعد کوئی نبی آنے والا نہیں ہے۔ اگر کوئی یہ خیال کرتا ہے کہ نبوّت منقطع نہیں ہوئی نبی آئے گا تو وہ غلط ہے، وہ کفر ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ محشور فرمائے۔ آمین